Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

خطبہ نمبر ۱۴

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۴/۹ ۱۶؍ اخاء ۱۳۳۴ھش ۱۶؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"دماغی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے"

ربوہ ۱۵؍ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"علی جمعہ کی وجہ سے زیادہ دماغی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ ربوہ

ربوہ ۱۵؍ اکتوبر۔ کل خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پھر تحریک وقف زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور نصیحت فرمائی۔ کہ جو عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی خاندان اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اولاد در اولاد وقف کا ایک ایسا سلسلہ قائم کردے۔ جو ایک لمبے عرصہ تک چلتا چلا جائے۔ خطبہ کا خلاصہ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا — نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مرزا اسلام اللہ صاحب آف قادیان کی والدہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی جن کی وفات کل صبح چنیوٹ میں ہوئی۔ مرحومہ قدیم صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھیں مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئیں۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ انہیں اعصابی بے چینی کچھ زیادہ ہے۔ طبیعت میں سکون نہیں ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب موصوف کو کل زیادہ گھبراہٹ رہی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

— کل بروز اتوار زیر اہتمام مجلس عربی ۲ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج میں جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے سلسلہ میں تقریر فرمائیں گے۔ مقامی علم دوست احباب شریک ہو کر مستفید ہوں۔

سیلاب کی تازہ صورتحال

لاہور ۱۵؍ اکتوبر۔ کوٹ میلا رام کے نزدیک بند میں شگاف آنے کی وجہ سے لاہور اور ملتان کے درمیان ریلوے آمدورفت منقطع ہوگئی ہے۔ اب کراچی اور لاہور کے درمیان براستہ لودھراں گاڑی جاتی ہے۔ بہاولپور میں سیلاب کا زور اب کم ہوگیا ہے۔ البتہ پنجند میں پانی کی سطح میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سدھنائی میں سیلاب کا خطرہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ — لاہور شیخوپورہ لائلپور

نیا اور عظیم صوبہ "وحدت مغربی پاکستان" معرضِ وجود میں آگیا

عارضی کابینہ ڈاکٹر خان صاحب دستی قربان علی۔ بہادر خاں کھوڑو عابد حسین اور دولتانہ پر مشتمل ہوگی

لاہور ۱۵؍ اکتوبر کل صبح مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کے انضمام سے وحدت مغربی پاکستان کا نیا اور عظیم صوبہ معرضِ وجود میں آگیا۔ گورنر جنرل پاکستان کے فرمان کے مطابق نئے صوبہ کے گورنر اور عارضی کابینہ نے حلف وفاداری اٹھالیا۔ اس موقعہ پر ملک بھر میں دعائیں کی گئیں۔ اور خاص تقریبات عمل میں آئیں — صبح سات بجے گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس میاں محمد منیر نے نئے صوبہ کے گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی سے حلف وفاداری لیا۔ بعد ازاں گورمانی صاحب نے ڈاکٹر خان صاحب کو عارضی کابینہ بنانے کی دعوت دی۔ جسے انہوں نے منظور کرلیا۔ چنانچہ نئی کابینہ نے جو سات ارکان پر مشتمل ہے گورنر پنجاب کی صدارت میں اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔

نئی کابینہ میں ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیں گے۔ امن و امان اور نظم و نسق کا محکمہ بھی آپ کے پاس ہی رہے گا۔ کابینہ کے باقی ارکان کے نام یہ ہیں۔ قربان علی خان۔ محمد ایوب کھوڑو۔ سردار بہادر خان۔ سید عابد حسین۔ سردار عبد الحمید دستی۔ میاں ممتاز محمد دولتانہ۔ محکموں کی تقسیم کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ البتہ قبائلی علاقوں کا محکمہ خان قربان علی کے پاس رہے گا — کل صبح مغربی پاکستان کی تمام ڈویژنوں کے ہیڈکوارٹرز میں خاص تقاریب عمل میں لائی گئیں۔ جن میں نئے صوبے کے قیام کے متعلق گورنر جنرل پاکستان کا خاص فرمان پڑھ کر سنایا گیا۔

آج شام کو پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے ایک نشری تقریر میں مغربی پاکستان کے صوبہ کے قیام کو قومی اتحاد کی جانب ایک عظیم قدم قرار دیا۔

میاں مشتاق احمد گورمانی نے اپنی تقریر میں عوام اور سرکاری افسروں سے اپیل کی۔ کہ وہ ہمیشہ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر مقدم رکھیں۔ آپ نے وعدہ کیا کہ عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور نظم و نسق کو ہر خرابی سے پاک کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

صوبائی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے اپنی تقریر میں ملک و ملت کی بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا نادار اور غریب لوگوں کی حالت کو بہتر بنانا میرا نصب العین ہوگا۔

قادیان میں غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے غیر معمولی نقصان

امدادی چندہ کیلئے خاص اپیل

رقم فرمودہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ابھی ابھی قادیان سے ایک درویش سات اکتوبر کو پیدل چل کر ربوہ پہونچا ہے۔ اس کے ساتھ جو رپورٹ قادیان سے آئی ہے اس سے پتہ لگا ہے کہ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں ۲؍ اکتوبر سے لیکر ۶؍ اکتوبر کی رات تک اس قدر غیر معمولی بارش ہوئی۔ کہ جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی یہ بارش دراصل اس غیر معمولی طوفان کا حصہ تھی۔ جو حال ہی میں مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب میں آیا ہے۔ گو قادیان کی غیر مسلم آبادی کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ اور بے شمار مکانات گر گئے ہیں۔ لیکن احمدی آبادی کے حصہ میں بھی بارش اور سیلاب کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے۔ محلہ ناصر آباد کا بیشتر حصہ گر گیا ہے۔ اور مدرسہ احمدیہ کی عمارات کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ اسی طرح دوسرے نشیبی حصہ کے مکانات کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ البتہ خدا کے فضل سے دار المسیح اور اس کے ملحقہ مکانات محفوظ ہیں۔ قادیان کے خدام نے اس موقعہ پر بڑی ہمت سے کام لے کر نشیبی حصہ میں گھرے ہوئے احباب کو کافی گہرے پانی میں سے گذر کر محفوظ مقامات تک پہونچایا۔ اور احمدی مستورات کو مسجد اقصیٰ میں لے جا کر پناہ دی گئی۔ اور ان کی خوراک کا انتظام کیا گیا۔ پس احباب جہاں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے دعا کریں۔ وہاں ان ایام میں چندہ امداد درویشان کی طرف بھی غیر معمولی توجہ دیں۔ تاکہ ہم قادیان کے مصیبت زدہ احباب کو ضروری امداد بھجوا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ قادیان میں بجلی اور تار اور ڈاک اور ریل بھی کئی دن سے بند ہیں۔

(خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۳/۱۰/۵۵)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

مغربی دنیا اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ اور بڑھ چڑھ کر اپنی زندگیاں تبلیغ کے لئے وقف کرو

وقف زندگی کی عظیم الشان تحریک سے ہی اسلام کی آئندہ ترقی وابستہ ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء بمقام احمدیہ ہال کراچی

خطبہ نویس۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اکثر حضور کے ملاحظہ اور نظر ثانی کے بعد اخبار میں شائع ہوا کرتے تھے۔ لیکن اب حضور نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے صیغہ زود نویسی کو اپنی ذمہ داری پر ان خطبات کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۶ ستمبر کا خطبہ جمعہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ دوستوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی خطبات بالاستیعاب حضور کے ملاحظہ میں نہیں آیا کرتے تھے۔ بلکہ خطبات لکھنے والے اپنی ذمہ داری پر ان خطبات کو شائع کر دیا کرتے تھے۔ چونکہ حضور کے خطبات بہت بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ... اس لئے ان خطبات کو پوری احتیاط کے ساتھ قلمبند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں یہ ذمہ داری احسن طریق سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ ۱۲/۱۰/۵۵

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ یہاں سلسلہ کی طرف سے

ایک مکان بنوایا گیا ہے

اس مکان کی اصل غرض یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مرکز کو مضبوط کیا جائے۔ کراچی کے دوستوں کی محنت اور قربانی سے یہ مکان اب خدا تعالےٰ کے فضل سے تیار ہے۔ اور اسی میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ پنجاب سے خبریں آ رہی ہیں کہ ابھی وہاں شدید گرمی ہے اور بعض دفعہ تو گرمی کی ایسی شدت ہو جاتی ہے۔ کہ انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میاں بشیر احمد صاحب کا خط آیا ہے کہ ایک دن اچھی بھلی طبیعت تھی کہ

گرمی کی شدت

کی وجہ سے ضعف ہو گیا۔ اور بے چینی بڑھ گئی۔ میرے بچے ربوہ گئے تھے۔ تو میں نے انہیں بھی کہا تھا کہ وہاں کے موسم سے مجھے اطلاع دیں۔ ان کے بھی خط آئے ہیں کہ ابھی وہاں شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ ممکن ہے اگر مکان مکمل ہو جاتا۔ تو میں چند دن اور ٹھہر جاتا۔ تاکہ وہاں گرمی کم ہو جاتی۔ مگر اس میں ہمارے دوستوں کا قصور نہیں۔ یہ محض حالات کا نتیجہ ہے۔ اس مکان میں ابھی تک بجلی نہیں لگ سکی۔ کیونکہ کھمبے کافی دور ہیں۔ اس وجہ سے شام کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ اور

یوں معلوم ہوتا ہے

جیسے ہمیں کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ ان حالات میں جانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور ڈر آتا ہے۔ کہ کہیں پھر بیمار نہ ہو جاؤں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رات کو خوب ٹھنڈک ہوتی ہے۔ مگر اندھیرے کی وجہ سے ڈر آتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ یہاں رہنے سے پھر تکلیف بڑھ جائے۔ ہم نے ہریکین رکھے ہوئے ہیں۔ مگر چار مہینے یورپ میں گزارنے کے بعد اور اس وجہ سے کہ ربوہ میں بھی بجلی آ چکی ہے۔ اندھیرا اعصاب پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔ اور شام کے وقت کوفت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں

خدا تعالےٰ کے فضل سے

مکان آرام دہ ہے۔ اور پانی بھی جماعت کے دوست ہمت کر کے کسی نہ کسی طرح ٹرک کے ذریعہ پہنچا دیتے ہیں۔ شیخ عبد الحق صاحب نے بڑی قربانی کر کے جماعت کے دوستوں کے ساتھ مل کر جس میں بڑا حصہ میجر شمیم صاحب کا ہے۔ مکان تیار کروا دیا ہے۔ لیکن ابھی شور سے مکان میں گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

یورپ میں بھی

میں نے دیکھا ہے کہ جہاں شور ہوتا تھا۔ وہاں میری طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ اب بھی کھانا کھانے یا چائے پینے بیٹھیں اور کوئی بچہ پرچ میں پیالی رکھے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے سر میں ہتھوڑا مارا ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ یہ نقص آہستہ آہستہ دور ہو جائے گا لیکن بہرحال ابھی تک

طبیعت میں ایسی کمزوری

باقی ہے۔ کہ شور برداشت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کئی آدمی مل کر بولیں تو بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ایک آدمی بولے تو بات خوب سمجھ میں آ جاتی ہے۔ شروع شروع میں چونکہ میری طبیعت میں وہم زیادہ تھا۔ اس لئے مجھے ڈر محسوس ہونے لگا۔ کہ میرے کانوں میں کوئی نقص نہ پیدا ہو گیا ہو۔ چنانچہ ڈاکٹروں سے معائنہ کرایا گیا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ اگر واقعہ میں کانوں میں کوئی نقص ہوتا۔ تو ایک آدمی کی بات آپ کیوں سمجھ لیتے ایک آدمی کی بات سمجھ لینا بتاتا ہے۔ کہ آپ کے کانوں میں کوئی نقص نہیں۔ باقی زیادہ آدمی بولیں۔ تو چونکہ ہر آدمی کی آواز ابھی امتیازی طور پر آپ الگ محسوس نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔

یہ دو چیزیں ایسی ہیں

جن کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ سردست ہم واپس چلے جائیں۔ پھر جب بجلی لگ جائے گی اور مکان مکمل ہو جائے گا۔ تو آ جائیں گے۔ ڈاکٹروں نے مجھے نصیحت کی تھی۔ کہ میں ایسی جگہ رہوں۔ جہاں معتدل آب و ہوا ہو یعنے نہ گرمی زیادہ ہو۔ اور نہ ٹھنڈک زیادہ ہو۔ اس وجہ سے شاید اگلی گرمیوں کے شروع میں میں یہاں آ جاؤں۔ اور شاید اس وقت تک بجلی وغیرہ بھی لگ جائے۔ اور مکان کے باقی نقائص بھی دور ہو جائیں یوں ولایت کے ڈاکٹروں کا مشورہ یہی تھا۔ کہ مجھے اپنا مقررہ کام اب کچھ نہ کچھ شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ کام کے چھوڑنے کی وجہ سے بھی

طبیعت پر یہ اثر پڑتا ہے

بیماری ابھی دور نہیں ہوئی۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ صرف اتنا کام کریں کہ تھکیں نہیں۔ یہاں کے مشہور فزیشن کرنل شاہ آج مجھے ملنے آئے اور انہوں نے میرا حال پوچھا۔ تو میں نے کہا کہ ڈاکٹروں نے مجھے مشورہ دیا ہے۔ کہ میں آرام کروں مگر یہ نہیں بتایا کہ تھکنا کس کو کہتے ہیں اس وجہ سے طبیعت میں ہمیشہ گھبراہٹ رہتی ہے۔ کہ معلوم نہیں میں تھک گیا ہوں یا نہیں تھکا۔ اور ڈاکٹروں کی ہدایت پر عمل ہوا ہے یا نہیں ہوا وہ کہنے لگے اصل بات یہ ہے کہ

مغربی نقطۂ نگاہ

اور ہے اور آپ کا نقطۂ نگاہ اور ہے مغرب میں لوگ جتنا کام کرتے ہیں۔ صرف روٹی کمانے کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر کام کرنے کے بعد ان کی طبیعت اکتا جاتی ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ کچھ دیر آرام کریں۔ لیکن آپ کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ میں اسلئے کام کرتا ہوں کہ میرے خدا کی طرف سے مجھ پر ایک فرض عائد کیا گیا ہے۔ پس آپ جتنا بھی کام کریں۔ آپ کو اتنی ہی خوشی اور لذت محسوس ہو گی۔ اور اتنی ہی راحت معلوم ہو گی۔ پس انہوں نے آپکو جو کچھ کہا ہے۔ اپنے نقطۂ نگاہ سے کہا ہے۔ آپ کے نقطۂ نگاہ سے نہیں آپ کے نقطۂ نگاہ سے آپ کو اپنے کام میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے

خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی

کے لئے یہ کام کیا ہے۔ اسلئے اس کام کے نتیجہ میں آپ کو وہ تھکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ جو مغربی لوگ اپنی روٹی کے لئے کام کرتے وقت تھوڑی دیر کے بعد محسوس کرتے ہیں۔ ہاں اگر آپ واقعہ میں محسوس کریں کہ آپ جسمانی طور پر تھک گئے ہیں۔ تو کام چھوڑ دیں۔ ورنہ کام کرنا آپ کے لئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ جب تک جسمانی طور پر آپ کو کوفت محسوس نہ ہو۔ آپ بے شک کام کریں۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر بشاشت پیدا ہو گی۔ ان کی بات چونکہ معقول تھی اسلئے میری سمجھ میں آگئی ورنہ پہلے مجھے یہی وہم رہتا تھا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ تھکو نہیں لیکن بتاتے نہیں کہ تھکاوٹ کس کو کہتے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کے لحاظ سے اس کے کوئی بھی معنے نہیں۔ کیونکہ آپ کے

کام کی نوعیت

بالکل اور ہے۔ یورپ والا کام کرتا ہے۔ تو کام کرتے کرتے تنگ آجاتا ہے۔ اور وہ اس کے نتیجہ میں کوئی خوشی محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ خدمت دین کا کام کر رہا ہے یا خدا کی خوشنودی کے حصول کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ لیکن آپ جو بھی کام کریں گے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں گے۔ یا دین کی خدمت کے لئے کریں گے یا خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لئے کریں گے۔ اور یہ چیز ایسی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تھکان کی بجائے آپ کے اندر بشاشت پیدا ہو گی۔ اور آپ خوشی کی لہر اپنے اندر محسوس کریں گے۔ اسلئے اگر آپ چھ کی بجائے سات گھنٹے بھی کام کریں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ آپ کے لئے کام کا اتنا ہی معیار ہے۔ جتنا آپ کی طبیعت کے مطابق ہو۔ اس لئے آپ مغربی ڈاکٹروں کی بات نہ مانیئے۔ ان کا نقطۂ نگاہ اور ہے۔ اور آپ کا نقطۂ نگاہ اور ہے۔

میں آج دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ یوں تو ہر احمدی کہتا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں غالب آئیگا چنانچہ اگر کسی دوسرے وقت آپ لوگ میرے پاس بیٹھے ہوتے۔ اور میں آپ سے سوال کرتا۔ کہ کیا اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ تو آپ اس کا یہی جواب دیتے کہ کیوں نہیں خدا نے کہا ہے۔ کہ اسلام غالب آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ہیں۔ کہ اسلام غالب آئے گا۔ قرآن کریم میں خبر موجود ہے۔ کہ

اسلام غالب آئے گا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ کہ اسلام غالب آئیگا۔ پس اسلام کیوں غالب نہیں آئیگا۔ لیکن اگر دوستوں کے جواب سے شور پیدا ہونے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں سوال کرتا کہ کس طرح غالب آئے گا؟ آخر خدا تعالیٰ نے ہر کام کے لئے کوئی نہ کوئی طریق مقرر کیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک عورت بنائی ہے۔ اور ایک مرد بنایا ہے۔ مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں قرار پاتا ہے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک معین طریق رکھا ہوا ہے۔ پس اگر آپ لوگ کسی اور وقت میرے پاس ہوتے۔ تو میں آپ سے پوچھتا۔ کہ اسلام دنیا میں کس طرح غالب آئے گا۔ اس وقت سارا امریکہ اسلام کے خلاف ہے۔ سارا یورپ اسلام کے خلاف ہے۔ سارا افریقہ اسلام کے خلاف ہے۔ آپ کس طرح کہتے ہیں۔ کہ اسلام دنیا میں غالب آجائیگا۔ آخر اسلام کے غالب آنے کا یہی طریق ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کو قائل کریں۔ انہیں سمجھائیں اور ان سے اسلامی تعلیم کی فوقیت منوالیں۔ جب یہی طریق ہو سکتا ہے تو بتائیے۔ ان سے اسلام منوانے کے لئے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں۔ شاید آپ یہ جواب دیں۔ کہ ہم چندہ دے رہے ہیں۔ اور ہم مالی لحاظ سے اتنا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ کہ شاید کوئی اور جماعت اتنا بوجھ نہیں اٹھا رہی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری جماعت مالی قربانی کر رہی ہے۔ اور یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے۔ جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ دشمن بھی اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ جماعت بڑا بھاری بوجھ اپنے اوپر اٹھا رہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کراچی اور ربوہ میں چندہ دینے سے امریکہ اور انگلینڈ کے کسی آدمی کا دماغ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس کا دماغ تو اسی طرح درست ہو سکتا ہے۔ کہ اسے سمجھایا جائے۔ کہ تیری رائے غلط ہے۔ تیرے عقائد غلط ہیں۔ اور صحیح رستہ وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور یہ بات آپ لوگوں کے چندوں سے نہیں ہو سکتی۔ آپ خود وہاں جائیں یا آپ کے نمائندے اور قائم مقام وہاں جائیں۔ تب یہ کام ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ شاید آپ کہیں۔ کہ اسی لئے تو تبلیغی کالج مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ تبلیغی کالج میں کتنے بچے جا رہے ہیں۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ تبلیغی کالج میں تیس پینتیس طالب علم ہیں اور دنیا کی آبادی دو ارب تیس کروڑ ہے۔ دو ارب تیس کروڑ کی آبادی کو ۳۵ آدمی کس طرح سمجھا سکتے ہیں۔ یہ ۳۵ آدمی تو ان کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ پاس جانا اور سمجھانا تو دور کی بات ہے۔ خالی ان کو دیکھ لینے کی بھی ان ۳۵ آدمیوں میں طاقت نہیں ہو سکتی۔ پس اسلام اگر غالب آ سکتا ہے تو اسی طرح کہ ہماری جماعت کوئی ایسا طریق اختیار کرے۔ جس کے نتیجہ میں ان لوگوں تک پہنچا جا سکے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ

وقف کی تحریک

کو کامیاب بنایا جائے۔ مگر میرے نزدیک ہماری جماعت میں جیسے چندہ کی تحریک کامیاب رہی ہے۔ ویسے ہی وقف کی تحریک ناکام رہی ہے۔ میں نے دوستوں میں وقف اولاد کی تحریک کی تھی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا وقف ہے۔ اور یا پھر میری اولاد کا وقف ہے۔ باقی خانہ سب خالی ہے۔ مگر نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سب جگہ پہنچ سکتی ہے۔ اور نہ میری اولاد سب جگہ پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ اس تصور سے بعض دفعہ دل کانپ جاتا ہے۔ کہ باقی احمدیوں کو دیکھ کر کہیں میری اولاد کے دل میں بھی بے ایمانی پیدا نہ ہو جائے۔ اور وہ یہ خیال نہ کرے۔ کہ ہم ہی قربانی کے بکرے کیوں بنیں جب باقی احمدی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو ہم بھی اس کام کو کیوں اختیار کریں۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید تو نہیں کرتا۔ کہ میری اولاد میں یہ خیالات پیدا ہو جائیں مگر ڈر آتا ہے۔ کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری اولاد کے دل میں بھی کسی وقت خیال آجائے۔ کہ اگر اور کوئی احمدی اپنے آپ کو وقف نہیں کرتا۔ تو ہم بھی کیوں کریں۔ آخر اسلام پر ضعف آیا تو اسی وجہ سے کہ مسلمانوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ کئی مسلمان ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔ کئی مسلمان ہیں جو روزے نہیں رکھتے۔ مطلب یہ تھا۔ کہ اگر دوسرا ان احکام کو چھوڑ سکتا ہے۔ تو ہم کیوں نہیں چھوڑ سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رفتہ رفتہ انہوں نے بھی نماز روزہ کو ترک کر دیا۔ پس جب تک جماعت میں وقف کی تحریک مضبوط نہ ہو۔ اس وقت تک ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ناممکن ہے۔ اس کے لئے اول تو جماعت کے ہر فرد کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ میں نے ایک سے دو بننا ہے، دو سے چار بننا ہے۔ چار سے آٹھ بننا ہے۔ آٹھ سے سولہ بننا ہے۔ سولہ سے بتیس بننا ہے۔ بتیس سے چونسٹھ بننا ہے۔ اور چونسٹھ سے ۱۲۸ بننا ہے۔ ہماری جماعت آخر لاکھوں کی جماعت ہے۔ اگر ہر دس سال کے اندر ایک ایک شخص کے ذریعہ دو دو چار احمدی بھی پیدا ہو جائیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اگلے دس سال میں پندرہ بیس لاکھ ہو جائیں گے۔ اس سے اگلے دس سال میں اسی لاکھ ہو جائیں گے۔ اور اس سے اگلے دس سال میں ڈیڑھ کروڑ تک ان کی تعداد پہنچ جائیگی۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ یہ ڈیڑھ کروڑ دو ارب تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ نہ ہو۔ اور ہر شخص سمجھے۔ کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ میں نے چندہ دے دیا ہے۔ تو یورپ اور امریکہ کو اسلام کون سمجھائے گا؟ اور اگر سمجھانے والا کوئی نہیں ہو گا تو مانے گا کون۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے دل اس وقت اسلام کی طرف مائل ہیں۔ میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ

ایک ڈچ عورت

مجھے ملی۔ اور اس نے بتایا۔ کہ میں نے ایک مصری سے شادی کی ہوئی ہے۔ جس کی پہلی بھی ایک بیوی موجود ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں تو کسی پادری سے جب اسلام کے خلاف اس مسئلہ پر اعتراضات سنتی ہوں۔ تو میں اس پادری کا گلا پکڑ لیتی ہوں۔ اور میں اسے کہتی ہوں۔ کہ ایک سے زیادہ بیویاں عورتوں پر آئیں گی یا مردوں پر آئیں گی۔ اس مسئلہ سے اگر ڈر آنا چاہیئے۔ تو مجھے آنا چاہیئے۔ مگر مجھے تو کوئی ڈر نہیں آتا۔ کیونکہ اسلام صرف یہی نہیں کہتا۔ کہ

زیادہ شادیاں

کرو۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ ہر ایک بیوی کے ساتھ انصاف کرو۔

انہیں ایک جیسا مکان اور ایک جیسا کپڑا دو۔ ایک جیسا کھانا دو اور ایک جیسا سلوک کرو جب

اسلام یہ کہتا ہے

تو اس پر تجھے کیا اعتراض ہے۔ آخر تجھ پر تو سوکن نہیں آتی۔ سوکن تو مجھ پر آتی ہے پھر وہ ہنسی اور کہنے لگی۔ ایک مرد کے اپنی بیوی سے کتنے بھی اچھے تعلقات ہوں کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سارا دن ایک دوسرے سے نہیں بولتے۔ ایسی صورت میں اس عورت کو چوبیس گھنٹے اس کی شکل دیکھنی پڑتی ہے اگر چار بیویاں ہوں۔ اور برابر کا ہر ایک کے پاس مکان ہو۔ برابر کا کھانا ہو۔ برابر کا پہنا ہو۔ تو اگر وہ مجھ سے لڑے گا۔ تو میں دوسری بیوی کے مکان کا دروازہ کھول کر اس کے گھر میں اسے دھکیل دونگی۔ اور کہوں گی کہ دو گھنٹے تک میں نے تیرا مونہہ دیکھا ہے۔ اب تو دوسرے گھر میں جا کر وہ تیرا مونہہ دیکھے۔ میں تیرا مونہہ کیوں دیکھتی ہوں۔ اب دیکھو اس کی طبیعت میں یہ بات کیوں پیدا ہوئی۔ اس لئے کہ اس نے مسلمانوں سے باتیں سنیں اور اس پر اثر ہوا۔ یہاں کی عورتیں سوکن کا نام سن کر جل جاتی ہیں لیکن وہ ہالینڈ میں بیٹھی ہوئی کہتی ہے۔ کہ یہ تو بڑے مزے کی تعلیم ہے۔ اگر کبھی خاوند کا مونہہ بگڑا ہوا ہوگا۔ تو میں اسے دوسرے گھر میں دھکیل دوں گی۔ اور اس کی شکل نہیں دیکھونگی۔ تو دلیل ہمیشہ سمجھانے سے سمجھ آتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے چونکہ

قرآن کریم کے تراجم

یورپ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اسلئے لوگ جب ان کو پڑھتے ہیں تو بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارا ڈرائیور ایک جرمن مسٹر سٹوڈر تھا۔ اس نے بھی قرآن کا ترجمہ پڑھا ایک دن ہم ڈاکٹر کے ہاں جا رہے تھے کہ وہ کہنے لگا حضرت صاحب میں نے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔ میں نے کہا پوچھو۔ کہنے لگا۔ میں نے قرآن پڑھا ہے۔ اس میں بڑی اچھی باتیں ہیں۔ لیکن آپ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بہت تھوڑی ہے اب آپ مجھے بتائیں کہ اگر اسلام میری سمجھ میں آ جائے۔ تو میں دنیا کے لئے مفید وجود کس طرح بن سکتا ہوں آیا اس طرح کہ اکثریت کے ساتھ شامل ہو جاؤں یا اس طرح کہ اقلیت کے ساتھ یا کبھی کہ آپ کی چھوٹی جماعت میں آ جاؤں تو میں کیا کام کر سکتا ہوں۔ میں تو اسی صورت میں مفید کام کر سکتا ہوں۔ جب میں بڑی جماعت میں ہوں۔ بات اس کی معقول تھی اور

اس کا مطلب یہ تھا

کہ احمدی بننے سے مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ جبکہ احمدی بننے سے مار بھی کھانی پڑتی ہیں۔ لوگوں کی گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ میں نے کہا مسٹر سٹوڈر ایک بات آپ نے نہیں سوچی اور وہ یہ کہ اکثریت کی موجودگی میں اقلیت کی ضرورت کیا تھی۔ اگر اقلیت کی ضرورت تھی۔ اور اگر اقلیت کے پاس کوئی اچھی چیز ہے۔ تو پھر اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی اچھی چیز نہیں۔ تو آپ دوسروں سے مل کر اقلیت کو ختم کر دیں۔ آخر اس نے جھگڑا کیوں ڈالا ہے اور کیوں وہ اکثریت کے مقابلہ میں کھڑی ہے اور اگر اقلیت میں دفعۃً ہی کوئی اچھی بات ہو تو تم بتاؤ کہ اکثریت میں ملکر اچھی بات کو ختم کر دینا اچھا ہے یا اچھی بات کو قائم رکھنے کے لئے اقلیت کے ساتھ مل کر کام کرنا اچھا ہے۔ اگر اس کے پاس کوئی اچھی بات نہیں تو اسے ختم کر دینا چاہیئے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی اچھی بات ہے۔ تو اسے قائم رکھنا چاہیئے تاکہ دنیا نیکی سے محروم نہ ہو۔ غرض یورپ کے لوگ اب

اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں

لیکن بڑی چیز جو ان کے رستہ میں حائل ہے وہ یہی ہے کہ یوروپین لوگ ہر چیز کو سیاسی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے لوگ یہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام اگر ہم تک پہنچا ہے۔ تو احمدیوں کے ذریعہ سے لیکن مسلمان جن کی اکثریت ہے۔ وہ احمدیوں کے ہی مخالف ہیں۔ ایسی صورت میں اقلیت کے ساتھ ملنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا ہاں اگر اکثریت کے ساتھ ملیں گے تو مفید کام کر سکیں گے۔ اس قسم کے وساوس کا بھی ازالہ ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے مبلغ ان تک پہنچیں اور ان کے شبہات کو دور کریں یہ ظاہر ہے کہ ایک آدھ دفعہ ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اسکے لئے متواتر اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا اور کون ہو سکتا ہے مگر آپ نے بھی سالہا سال تبلیغ کی اور پھر آپ کے صحابہؓ نے تبلیغ کی تب جا کر لاکھوں لوگ اسلام میں شامل ہوئے مگر کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے اسلام کی اشاعت کی طرف سے توجہ ہٹالی تو وہی لاکھوں خراب ہو گئے اس طرح اگر ہمارے نمائندے اور ہمارے قائمقام ان ممالک میں موجود ہوں اور پھر یہ کام صرف انہی تک محدود نہ ہو۔ بلکہ ان کی آئندہ نسل بھی اس کام میں مشغول رہے تو سینکڑوں سال تک دنیا اسلام کے ذریعے مستفیض ہوتی رہے گی۔ پس وقف کی تحریک

اسلام کی اشاعت کے لئے

ایک عظیم الشان تحریک ہے

اگر وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے۔ اور نسلاً بعد نسل ہماری جماعت کے نوجوان خدمت دین کے لئے آگے بڑھتے رہیں۔ تو سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے میں نے متواتر جماعت پر وقف کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ مگر اب میرا ارادہ ہے کہ جماعت سے

خاندانی طور پر وقف اولاد کا مطالبہ

کروں یعنی ہر خاندان کے افراد اپنی طرف سے ایک ایک نوجوان کو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کرتے ہوئے عہد کریں کہ ہم ہمیشہ اپنے خاندان میں سے کوئی نہ کوئی فرد دین کی خدمت کیلئے وقف رکھیں گے۔ اور اس میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ جب خاندانی وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے۔ تو پھر اسکو وسیع کر کے ہم وقف کرنے والوں کو تحریک کرینگے کہ وہ اپنے اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں سے ایک ایک دو دو تین تین چار چار کو وقف کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ممتد ہوتا چلا جائے گا۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ جیسا کہ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا۔

اب فصل تیار ہے

صرف اس کے کاٹنے والوں کی ضرورت ہے اور یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ مغربی لوگوں میں اسلام کی طرف زبردست میلان پایا جاتا ہے۔ میں تو بیمار تھا اور لمبی بات نہیں کر سکتا تھا۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی میں گفتگو کرتا۔ یوروپین لوگ فوراً ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ اور وہ سمجھ جاتے تھے کہ حقیقت کیا ہے۔

واپسی پر جب میں نیویارک پہنچا تو ایک ایڈلٹ سکول میں میری تقریر ہوئی۔ وہ ایک جرمن نے اپنے ذاتی شوق کے ماتحت بڑے لوگوں کو اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے قائم کیا ہوا ہے۔ میری تجویز یہ تھی کہ میں اردو میں تقریر کروں اور پھر اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو جائے۔ مگر اس نے کہا کہ میری

خواہش یہ ہے

کہ آپ انگریزی میں ہی تقریر کریں۔ میں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کروا دوں گا۔ اس کے لئے اس نے نچلی منزل کے ایک کمرہ میں مائیکرو فون پر ایک جرمن بٹھا رکھا تھا جو انگریزی کو خوب سمجھتا تھا۔ میں تقریر کرتا تو وہ فوراً نیچے کمرہ میں اس کے پاس پہنچتی اور وہ اسی وقت اس تقریر کا جرمن زبان میں ترجمہ کرتا اور ایک اور مائیکرو فون پر جو اس نے اپنے سامنے رکھا ہوا تھا۔ وہ ترجمہ سناتا چلا جاتا۔ آگے تمام جرمن لوگوں نے جو میری تقریر سننے کیلئے اوپر کے ہال میں جمع تھے اپنے اپنے کانوں کے ساتھ ایک ایک آلہ لگایا ہوا تھا جونہی وہ ترجمہ کرتا۔ اسی وقت ہر شخص کے کان تک وہ ترجمہ پہنچ جاتا اور اس طرح ہر شخص ہال میں بیٹھے ہوئے اپنی زبان میں بھی میری تقریر سنتا چلا جاتا۔ پہلے مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ ہر شخص نے اپنے کان کے ساتھ کوئی آلہ لگا ہوا ہے اور وہ جرمن زبان میں میری تقریر کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ سنتے جا رہے ہیں لیکن ان کے چہروں کی بشاشت اور خوشی سے اور ان کے سر ہلانے سے صاف پتہ لگ رہا تھا۔ کہ وہ تقریر سمجھ رہے ہیں — اور اپنی بشاشت سے اسکی تصدیق کر رہے ہیں میں حیران ہوا کہ یہ میری تقریر کس طرح سمجھ رہے ہیں۔ آخر پتہ لگا کہ میری انگریزی تقریر کا جو شخص جرمن زبان میں ترجمہ کر رہا ہے وہ ساتھ کے ساتھ مائیکرو فون پر وہ ترجمہ سناتا جا رہا ہے اور اوپر کے کمرہ میں بیٹھے ہوئے لوگ ان آلات کے ذریعہ جو انہوں نے اپنے کانوں سے لگائے ہوئے ہیں اس تقریر کو سنتے جا رہے ہیں۔ بعد میں ان لوگوں نے اعتراضات بھی کئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ان کے جواب بھی دیئے۔ جس سے ان کی تسلی ہو گئی۔ ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا کہ آپ نے جو اسلام کی باتیں بتائی ہیں یہ وہی ہیں۔ جو عیسائیت اور یہودیت پیش کرتی ہے۔ پھر یہ کیا جھگڑا نکالا ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور عیسائی مسلمانوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ یہود عیسائیوں اور مسلمانوں کو برا سمجھتے ہیں اور عیسائی اور مسلمان یہودیوں کو برا سمجھتے ہیں۔ گویا دنیا نہ موسیٰؑ کے خدا کو مانتی ہے نہ عیسیٰؑ کے خدا کو مانتی ہے اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو مانتی ہے ایسی صورت میں ان جھگڑوں کے تصفیہ کیلئے سب ملکر یہ کیوں نہیں طے کر لیتے کہ سب لوگ ایک خدا کو مانیں اس کی سچے دل سے عبادت کریں اور اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ میں نے کہا مجھے سوال سن کر بڑی خوشی ہوئی کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے ان جھگڑوں کے تصفیہ کا یہی طریق بتایا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا قل یااھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئاً (آل عمران ع) یعنی اے اہل کتاب ہم تمہیں ایک کلمہ پر جمع ہونے کا

طریق بتاؤں جو تمہارے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ اور ہمارے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ وہ طریق یہ ہے۔ کہ ہم سب ایک خدا کی عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیں۔ تیرہ سو سال ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ علاج بتایا تھا۔ اور تمام اہل کتاب کو اس اصل کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر تمہارے باپ دادا نے قرآن کریم کی اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ پس بجائے ہم سے سوال کرنے کے تم اپنے باپ دادا پر شکوہ کرو۔ اور انہیں کہو کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اتنی اچھی تعلیم

پیش کی تھی۔ تو تم نے اسے قبول کیوں نہ کیا۔ اور اپنا مُنہ کیوں پھیر لیا۔ بہرحال اس اتحاد کے نہ ہونے کا الزام اگر آتا ہے۔ تو تمہارے باپ دادا پر آتا ہے۔ ورنہ تیرہ سو سال سے قرآن کریم میں یہ بات موجود ہے۔ اب اگر تمہیں کوئی شکوہ ہے۔ تو اپنے باپ دادا سے شکوہ ہونا چاہیئے۔ ہم سے نہیں ہونا چاہیئے۔ غرض ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ جائیں۔ اور انہیں اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے تبلیغ کا اس قدر رستہ کھلا ہے۔ کہ بعض دفعہ تو حیرت آتی ہے۔ کہ ہم یورپ کو اتنا دشمن سمجھتے تھے۔ اور وہ اسلام کی طرف اتنا مائل ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہر انگریز کے اندر یہ تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم کسی انگریز یا امریکن کو ملو۔ اور وہ اسلام کو برا بھلا کہنا شروع کر دے۔ کیونکہ دو ارب کی دنیا میں نوے کروڑ عیسائی ہیں۔ اور میں صرف درجنوں سے ملا ہوں۔ پس ان میں دشمن بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ مجھے ملے ہیں۔ وہ بھی کل تک اسلام کے دشمن تھے۔ مگر اب ان کے اندر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ اس تبدیلی کو وسیع کرنا اور اس تبدیلی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔

ڈسمنڈ شا

مجھے انگلستان میں ملا۔ تو کہنے لگا۔ کہ میں جب کہتا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ امن کی تعلیم دینے والے نبی ہیں۔ تو پادری میری بات نہیں مانتے۔ میں نے کہا۔ آپ کہتے جائیے۔ ایک دن وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہونگے

اس وقت وہ صرف ضد کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں۔ اور ضد ایسی چیز ہے۔ جو انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ میں نے کہا آپ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہم نے ہی یورپ میں پھیلائی ہے۔ اور ہمیں ہی مسلمان کافر اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ پادری تو ایک دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اس میں کیا قصور ہے۔ خود مسلمان اپنے مذہب سے واقف نہیں اور اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی امت انہیں شمشیر کا نبی قرار دیتی ہے پس آپ کہتے جایئے۔ کہتے کہتے ایک دن دنیا سمجھ جائیگی۔

بہرحال یہ تحریک ہے۔ جو میں جماعت میں کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے بغیر ہم اسلام کی اشاعت میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آخر اپنے دلوں میں سوچو اور غور کرو کہ اگر وقف کا سلسلہ جاری نہ رہے تو تمہارا یہ دعویٰ کہ اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ کس طرح سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ تو ہو گا نہیں کہ ایک دن صبح اٹھ کر تم تسبیح پر تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہو گے۔ اور امریکہ کا پریذیڈنٹ اور کونسل آف سٹیٹ کے سب ممبر مسلمان ہو جائیں گے۔ اور وہ اعلان کر دیں گے۔ کہ ہم عیسائیت کو ترک کرتے ہیں۔ اگر ہم نے واقعہ میں اسلام پھیلانا ہے۔ تو بہرحال ہمیں جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اور چھری سے چھری رگڑنی پڑے گی۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ بھوپال میں ایک بزرگ تھے۔ جن کے پاس میں اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کسی وجہ سے ان کے پاس جانے میں دیر ہو گئی۔ چند دن بعد جو میں انہیں ملنے گیا۔ تو فرمانے لگے۔ نورالدینؓ کبھی تم نے قصاب کو گوشت کاٹتے بھی دیکھا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ بارہا دیکھا ہے۔ فرمانے لگے تم نے دیکھا ہو گا۔ قصاب گوشت کاٹتے کاٹتے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک چھری کو دوسری چھری سے رگڑ لیتا ہے تمہیں پتہ ہے۔ کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ وہ اس لئے رگڑتا ہے کہ گوشت کاٹتے کاٹتے چھری کی دھار چربی لگنے کی وجہ سے کچھ کند ہو جاتی ہے۔ جب وہ دوسری چھری سے اسے رگڑتا ہے۔ تو وہ پھر تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ کو بنایا ہے۔ جب دو دماغ ملتے ہیں۔ تو ان کی باہمی رگڑ سے وہ دونوں تیز ہو جاتے ہیں۔

چونکہ تمہیں بھی دین سے محبت ہے۔ اور ہمیں بھی محبت ہے۔ اس لئے جب تم آتے ہو۔ تو تمہارے ساتھ باتیں کر کے میں اپنے دماغ میں ایک نئی روشنی محسوس کرتا ہوں۔ اب کچھ دنوں سے تم نہیں آئے۔ تو میں محسوس کرتا تھا۔ کہ میرا دماغ کند ہوتا جا رہا ہے۔ تم آ گئے ہو۔ تو پھر تم سے باتیں کر کے میرا دماغ تیز ہو جائیگا۔ تو حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے جب تک صحیح رنگ میں کوشش نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم اسلام کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر احمدی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ میں اپنے کسی نہ کسی عزیز یا رشتہ دار یا ساتھی کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گا۔ پھر وہ آگے اپنے ساتھیوں کو اسلام کی خدمت کے لئے تیار کریں۔ اور یہ سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری رہے۔ رفتہ رفتہ اتنے لوگ ہمارے پاس جمع ہو جائیں گے۔ کہ ہم انہیں آسانی کے ساتھ مختلف ممالک میں پھیلا سکیں گے۔ اور ان سے دین کی اشاعت کا کام لے سکیں گے۔ جب یہ لوگ اسلام کی اشاعت کیلئے ہر شخص تک پہنچیں گے۔ تو چونکہ ان کے دل اسلام کی طرف پہلے ہی مائل ہیں۔ اس لئے اسلام کی فتح کا دروازہ کھل جائیگا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں عزت کے ساتھ قائم ہو جائیگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ابھی یہ مقام دُور نظر آتا ہے لیکن جب رَو پیدا ہوئی تو کامیابی اتنی سرعت کے ساتھ ہو گی۔ کہ ہمیں خود بھی اس پر حیرت ہو گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لو۔ تیرہ سال آپ مکہ میں رہے۔ اور تبلیغ کرتے رہے۔ مگر اس تبلیغ کے نتیجہ میں صرف اسّی آدمی آپ پر ایمان لائے۔ اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ تو تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ہزاروں لوگ اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ جس طرح بند ٹوٹنے کے بعد سیلاب کا پانی رک نہیں سکتا۔ اسی طرح جب لوگوں میں ایک رَو چل جائے۔ تو پھر گروہ در گروہ لوگ سچائی کو قبول کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کوئی مخالفت ان کو پیچھے نہیں ہٹا سکتی۔ آج ہمیں اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ مگر پھر وہ وقت آئیگا۔ کہ وقف کرنے والے اتنی کثرت سے آئیں گے کہ سوال پیدا ہو گا۔ کہ ان واقفین کو سنبھالے کون۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ روپیہ کہاں سے آئیگا۔ مجھے یہ فکر ہے کہ روپیہ کو سنبھالنے والے کہاں سے آئیں گے اسی طرح مجھے بھی یہ فکر نہیں۔ کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے والے کہاں سے آئیں گے۔ مجھے یہ فکر ہے کہ وقف کرنے والے اس کثرت سے آئیں گے۔ کہ ان کو سنبھالے گا کون۔ دل خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ جن دلوں کو وہ آپ صاف کر دیگا۔ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آ جائیں گے

پھر ان کو دیکھ کر سینکڑوں لوگ پیدا ہو جائیں گے جو اپنے آپ کو وقف کرنے کے لئے پیش کر دیں گے۔ اور ان سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں پیدا ہو جائیں گے۔ ہم بچے تھے۔ تو ہم کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے۔ کہ جب بادل آتا ہے۔ تو قطرے آپس میں جھگڑتے ہیں۔ ایک کہتا ہے میں زمین پر گر کر کیوں جان دوں۔ دوسرا کہتا ہے میں کیوں جان دوں۔ آخر ایک قطرہ آگے بڑھتا اور زمین پر گرتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قطرہ گرتا ہے۔ پھر تیسرا گرتا ہے۔ پھر چوتھا گرتا ہے۔ اور پھر موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے۔ یہی حال دین کی قربانی کا ہے۔ پہلے قربانی کرنے والے جب قربانی کرتے ہیں۔ تو ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ کہ انہیں تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ تباہ ہو جائیں گے۔ مگر ان کی تو ہم سے بھی زیادہ عزت ہوئی۔ اور ہم سے بھی زیادہ انہوں نے کامیابی حاصل کی۔ آؤ ہم بھی انہی کے پیچھے چلیں۔ چنانچہ وہ بھی اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ انسان کہتا ہے۔ میں کس کو رکھوں اور کس کو رد کروں۔ کس کو چنوں اور کس کو نہ چنوں۔ اس زمانے کے آنے سے پہلے پہلے جو لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے پیش کریں گے، وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں گے۔ اور اسکی برکتوں سے اتنا حصہ پائیں گے۔ کہ بعد میں آنے والے ان برکات کا عشر عشیر بھی نہیں لے سکیں گے۔ کیونکہ الفضل للمتقدم۔ فضیلت انہی کو ملتی ہے۔ جو نیکی اور قربانی کی راہوں میں سبقت اختیار کرتے ہیں۔ مجھے شکوہ ہے۔ کہ کراچی والے اب تک دوگنے کیوں نہیں ہو گئے۔ میں کئی سال سے انہیں توجہ دلا رہا ہوں۔ مگر ابھی تک وہ دوگنے نہیں ہوئے۔ لیکن سچی بات یہ ہے۔ کہ انہیں دوگنا ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انہیں موجودہ تعداد سے دو سو گنے زیادہ ہونا چاہیئے۔ اگر وہ سچے دل سے کوشش کریں۔ اور اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد اور اسکی نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کرتی ہے۔ پس اپنے اندر دین کی خدمت کا احساس پیدا کرو۔ اور سمجھ لو کہ دنیا کی اصلاح تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ تمہیں اس وقت چین اور آرام سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ جب تک دنیا کو تم ہدایت کی طرف نہ لے آؤ۔ اگر تم دنیا کی ہدایت کے لئے بے چین رہو گے۔ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کو بھی اس وقت تک چین نہیں آئے گا۔ جب تک وہ تمہاری بے چینی کو دُور نہ کر لے۔ تمہاری بے چینی بے کار جا سکتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی بے چینی کبھی بے کار نہیں جا سکتی۔ وہ جب بھی بے چین ہو گا۔ اپنے کام کو کر کے رہے گا۔

جامعۃ المبشرین کی آخری جماعت کا شاندار نتیجہ

جامعۃ المبشرین کے درجہ رابعہ کے چودہ طلبہ اس سال شاہد کے امتحان میں شریک ہوئے تھے یہ امتحان سلسلہ کے تعلیمی بورڈ کے زیر انتظام جون ۱۹۵۵ء میں منعقد ہوا ہے۔ بورڈ کے اعلان کے مطابق حسب ذیل طلبہ کامیاب ہوئے ہیں۔

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	پوزیشن
(۱)	محمود احمد صاحب مختار	۶۵۸/۱۰۰۰	اوّل
(۲)	کمال یوسف صاحب	۶۲۵	دوم
(۳)	محمد طفیل صاحب منیر	۵۷۶	سوم
(۴)	عبد الحکیم صاحب اکمل	۵۶۹	
(۵)	عبد الباسط صاحب	۵۵۷	
(۶)	محمد اسلم صاحب فاروقی	۵۳۸	
(۷)	مقبول احمد صاحب ذبیح	۵۳۴	
(۸)	عبد الرشید صاحب جالندھری	۵۲۳	
(۹)	منیر احمد صاحب عارف	۵۱۷	
(۱۰)	نذیر احمد صاحب ریحان	۵۱۵	
(۱۱)	حافظ محمد سلیمان صاحب	۵۱۰	
(۱۲)	مرزا انور احمد صاحب	پاس	
(۱۳)	غلام نبی صاحب کمپارٹمنٹ قرآن کریم		

یہ طلبہ کامیاب ہیں صرف ایک سندھی طالبعلم سارے مضامین میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس کا امتحان اب جنوری ۱۹۵۶ء میں ہوگا۔ جامعۃ المبشرین تمام کامیاب ہونے والے "شاہدین" کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

سیلاب کی تباہ کاریاں اور احباب جماعت کا فرض

قبل ازیں مشرقی بنگال کے سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے تحریک کی جاتی رہی ہے۔ اب پنجاب کے ایک وسیع علاقہ میں سیلاب سے بہت تباہی واقع ہوئی ہے۔ جو جماعتیں اس سیلاب کی زد میں آئیں ان کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی کہ وہ بلحاظ مذہب و ملت سیلاب کے مصیبت زدگان کی حتی المقدور امداد کریں لیکن چونکہ ان جماعتوں کے احباب کو خود بھی سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے اس لئے ایسی تمام جماعتوں کا جو اس ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہی ہیں فرض ہے کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں کے احباب کا ہاتھ بٹائیں۔

اس وقت تک جماعت ہائے احمدیہ کراچی اور ربوہ کے علاوہ کسی دوسری جماعت سے کوئی گرانقدر امداد وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا گذارش ہے کہ احباب فوری طور پر اپنے ہاں تحریک کر کے اس کار خیر کے لئے رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یہ کام التوا میں ڈالنے کا نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ عہدہ داران جماعت پوری توجہ اور محنت سے کام کریں گے اور مزید یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ پڑے گی

ناظر بیت المال ربوہ

پھر انیس ۱۹ سالہ بقایا داران کا حساب ارسال ہے

تحریک جدید کے بقایا داران کے لئے آخری مہلت ۱۰ نومبر ۱۹۵۵ء کا اعلان ہو چکا ہے دوست اپنے بقائے ادا کر کے نام مندرج فہرست کرائیں۔

پیشتر ازیں متعدد بار احباب کا بقایا حساب بھیجا جا چکا ہے اور بارہا اخبار میں بھی اعلان ہو چکے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اب پھر ایک مطبوعہ چٹھی پر بقایا کا حساب دفتر بھیج رہا ہے۔ اگر کسی بقایا دار کو کسی وجہ سے دفتر کی چٹھی نہ ملے اور اس کا انیس ۱۹ سال میں سے کچھ بقایا ہو یا اسے بقائے کا شبہ ہو تو فوراً دریافت کریں۔ دفتر فوری جواب دے گا۔ اگر کوئی صاحب جو انیسویں سال میں شامل نہیں ہو سکے اور وہ اپنا حساب معلوم کرنا چاہیں تا وہ شامل ہو جائیں تو ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا پتہ دیں کہ انہوں نے دسویں سال کے چندہ کا کہاں سے وعدہ کیا۔ اور اس کے بعد کہاں کہاں سے وعدے کرتے رہے تا جلد تر حساب بنا کر جواب دیا جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ٹیکنیکل و الیکٹریکل ماہرین کیلئے مواقع

ٹیکنیکل و الیکٹریکل ماہرین کے لئے ۳۰۰/ روپے سے ۵۰۰/ روپیہ ماہوار تک کے مواقع موجود ہیں۔ خواہشمند احباب معرفت مقامی امیر جماعت اپنی ٹائپ شدہ درخواستیں جن میں نام کی جگہ خالی چھوڑ کر اور مصدقہ نقول اسناد تعلیم و تجربہ شامل کر کے ارسال فرمائیں

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

معاونین الفضل کی خدمت میں درخواست

اخبار الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آرگن ہے اور اس کے ذریعہ احباب جماعت اپنے پیارے اور مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور خطبات اور پُر نور رُوح فرما مودات سے تازہ بتازہ واقفیت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ گویا اخبار "الفضل" اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ اور تمام جماعت کے درمیان ایک واسطہ ہے۔ اس لئے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اس قومی آرگن کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش فرمائیں!

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب اور مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ایسے بزرگ اور بعض مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ نے اس اہم دینی فریضہ کی ادائیگی کی بہت کوشش کی ہے اور ان کی کوششوں کے نتیجہ میں الفضل کے خریداروں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

دوسرے احباب اور تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اس قومی آرگن کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور تمام دوست اپنی اپنی جگہ اس امر کی طرف توجہ دیں تو الفضل کی اشاعت کا چند دنوں میں پانچ ہزار تک پہنچ جانا کوئی مشکل نہیں۔

قائم مقام مینیجر روزنامہ الفضل

زعماء صاحبان و مہتمم مال انصار اللہ کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

بہت سی مجالس کی طرف سے باقاعدہ چندہ انصار اللہ مرکز میں نہیں پہنچ رہا۔ زعماء و مہتمم صاحبان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فراہم شدہ چندہ انصار بہت جلد بنام افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد انصار اللہ داخل خزانہ فرمائیں۔ اور جو چندہ بقایا واجب الوصول ہو وہ بھی بہت جلد بقایا داران سے وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔

(نائب قائد مجلس انصار اللہ ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) محترم چوہدری فضل محمد صاحب ہرسیاں والے (والد مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ) شدید بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۲) میرے بڑے بھائی محمد شریف صاحب ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت باعزت بری فرمائے اور تمام عزیزو اقارب کو اس پریشانی سے نجات حاصل ہو۔ آمین

محمد نذیر مہاجر از گھسیٹ پورہ۔ لائلپور

دعائے مغفرت خاکسار کے نانا جان شیخ غلام محی الدین صاحب سوداگر لالہ موسیٰ عمر ۸۵ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (مظفر احمد کلرک بیت المال ربوہ)

پنجاب میں سرکاری و نجی املاک کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا ہے

کراچی میں وزیر اعظم کی پریس کے نمائندوں سے بات چیت

کراچی ۱۴ اکتوبر وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا ہے کہ پنجاب کی حالت بڑی خراب ہے اور عدیم النظیر سیلاب سے سرکاری و نجی املاک کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا ہے وزیر اعظم آزاد کشمیر اور پنجاب کے دورہ کے بعد آج ہی یہاں پہنچے تھے مرکزی وزیر امور کشمیر سید عابد حسین بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے ملک کی سیاسی و غیر سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ سیلاب زدگان کی امداد و بحالی اور اس سلسلہ میں عظیم تعمیری کاموں میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ چوہدری محمد علی نے کہا "سیلاب نے صوبہ کی زراعت کو بے حد نقصان پہنچایا۔ مواصلات کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ کئی لاکھ لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان اہل دیہات کو پہنچا ہے۔ سیلاب کی ہلاکت خیزیوں نے جو گھاؤ لگائے ہیں۔ وہ پوری قوم کی کوششوں کے بغیر مندمل نہیں ہو سکتے۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . ضرورت اس امر کی ہے کہ گاؤں کے لوگ فصل خریف کی کاشت وقت پر کر سکیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ملک کی خوشحالی پر بہت برا اثر پڑے گا"۔

چوہدری محمد علی نے آج لاہور سے کراچی جاتے ہوئے۔ منٹگمری۔ ملتان۔ اور بہاولپور کے متاثرہ علاقہ کا بھی دورہ کیا تھا۔ چوہدری محمد علی نے اخباری نمائندوں کو بتایا . . . . کہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں سیلاب نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ وزیر اعظم نے کہا "سیلاب سے بے حد جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ کئی دیہات بہہ گئے ہیں۔ سینکڑوں مکان منہدم ہو گئے ہیں ریل کی پٹڑیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ سڑکیں بہہ گئی ہیں۔ الغرض جس جس علاقہ سے بھی سیلاب کی مشتعل لہریں گزری ہیں۔ وہاں ایک محشر بپا کر دیا ہے"۔

سیلابی کمیشن

وزیر اعظم نے بتایا کہ وہ مغربی پاکستان میں سیلابی کمیشن قائم کرنے کے مسئلہ پر پوری توجہ سے غور کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا —— "پہلے پاکستان میں وادی سندھ کے دریاؤں میں سیلابوں کا جائزہ لینے کے لئے کمیشن قائم کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر ہندوستان نے ہم سے تعاون کیا تو ہم بخوشی ان سے تعاون کرنے کو تیار ہونگے"

وزیر اعظم نے مشرقی پنجاب، پیپسو اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے سیلاب زدگان سے بھی اظہار ہمدردی کیا۔

کشمیر

کشمیر کے متعلق کل جماعتی کنونشن کی تاریخ انعقاد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ پنجاب میں جیسے ہی سیلاب کی حالت بہتر ہوتی ہے۔ اور رسل و رسائل کا نظام بحال ہوتا ہے۔ میں کنونشن کی تاریخ انعقاد کا اعلان کر دونگا۔

واہگہ کے راستے آنے جانے والوں کی تعداد

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سرکاری شمار و اعداد کے مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۵۵ء کے دوران مغربی پاکستان سے اٹاری کے راستے ۲۷۹۱۳ پاکستانی ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور ۱۱۳۷۳ ہندوستانی ہندوستان سے مغربی پاکستان آئے علاوہ ازیں ۴۴۰۲۵ پاکستانی اسی راستہ سے دوبارہ مغربی پاکستان آئے اور ۱۲۸۱ ہندوستانی مغربی پاکستان سے پھر ہندوستان واپس گئے۔ اٹاری۔ واہگہ کا راستہ کھلنے کے بعد ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء تک اس راستے سے کل ۳۴۸۰۴۳ پاکستانی ہندوستان گئے۔ اور ۵۱۴۱۹۶ ہندوستانی پاکستان آئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

غیر اقوام سے ناطہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں یہ ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے" (فتاوی احمدیہ)

احباب جماعت رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے خیالات میں وسعت پیدا کریں اور غلط معیار قائم کر کے اپنے آپ کو مشکلات میں نہ ڈالیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ضروری اعلان

جن دوستوں کو حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں آپ کی شاگردی کا شرف حاصل رہا ہے اگر ان میں سے کسی دوست کو آپ کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ یاد ہو جس سے حضرت مولوی صاحبؓ کی سیرت پر روشنی پڑتی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کسی صاحب کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان میں سے کسی کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی صاحبان خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کے ساتھ وصیت کے بارے میں خط و کتابت کی جا سکے:۔

نام موصی	ولدیت	نمبر وصیت	سابقہ سکونت
(۱) مستری محمد اسمٰعیل صاحب	محمد ابراہیم صاحب	۵۲۳۹	کنڈیارو سندھ
(۲) مولوی محمد ثناء اللہ صاحب	نور محمد صاحب	۴۹۵۵	چک جمال ضلع جہلم
(۳) سید مقبول احمد صاحب ایم اے	سید محمد حسین صاحب	۵۰۶۳	کراچی

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵۵-۹-۱۲ کو دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور صحت کے ساتھ رکھے۔ اور والدین اور احمدیت کے لئے خوشی اور برکت کا موجب ہو۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بچے کا نام محمد اکرم تجویز فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

محمد عاشق کارکن دفتر محاسب ربوہ

درخواست دعاء

میری ہمشیرہ آمنہ بیگم تین چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ میری بھتیجی رشیدہ خانم سیالکوٹ میں بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

محمد شفیع نوشہروی محلہ دارالرحمت ربوہ

دعائے مغفرت

میرا لڑکا بشیر احمد کئی روز بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ تھوڑے عرصہ کے دوران میں میرے تین لڑکے اور ایک لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مجھ پر فضل و کرم فرمائے آمین

غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی کامونکی

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں تاکہ ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اعلان نکاح

عزیزم محمد یونس صاحب قریشی بی۔ایس سی۔ایل۔ایل۔بی۔ ۹ مال روڈ پشاور ابن قریشی محمد صادق محلہ دارالرحمت ربوہ کا نکاح عزیزہ امۃ المجید بیگم صاحبہ بنت چودھری رحمد جان صاحب سی۔جی۔او راولپنڈی سے بعوض مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرمی مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۸/۱۰/۵۵ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا جس میں از راہ ذرہ نوازی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ نے شمولیت فرماکر لمبی اور خاص دعا فرمائی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے از راہ شفقت باوجود علالت طبع کے اپنی جگہ پر اسی وقت دعا فرمائی بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دین و دنیا میں بابرکت کرے۔ قریشی محمد صادق محلہ دارالرحمت ربوہ

گمشدہ پین

ایک نیلے رنگ کا پین جوکہ جرمنی میکر ہے اور نب گولڈن ہے ربوہ میں چار پانچ دن سے کہیں گر پڑا ہے۔ جس دوست کو ملے وہ براہ کرم ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کو پہنچا دیں۔